بروکر مالک کی ڈیمانڈ سے زائد ریٹ پر چیز بیچ دے تو اضافہ خود رکھنے کی شرعی حیثیت

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3227

تاریخ اجراء: 27ربیع الثانی1446ھ/31اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ ایک شخص کا گاڑیوں کا کاروبار ہے، خرید تا اور بیچتا ہے، کسی نے اس کو گاڑی بیچنے کے لیے دی، تو اس نے اس سے پوچھا آپ کم از کم کتنے میں بیچنا چاہیں گے؟ تو اس نے مثال کے طور پر کہا کہ میں نے پچیس لاکھ میں بیچنی ہے، اس سے کم میں نہیں بیچنی، اب اس کاروبار کرنے والے کو اس سے زیادہ قیمت کا گاہک ملتا ہے اور یہ اس میں منافع لینا چاہتا ہے تو کیا اگر اس نے ایسا کیا کہ آگے کسی کے ساتھ تیس لاکھ میں سودا کر لیا پھر جن کی گاڑی تھی ان سے بھی پوچھا کہ آپ پچیس لاکھ میں دینا چاہتے ہیں تو اس نے کہا کہ ہاں میں دینے کے لیے راضی ہوں، تو اوپر کا جو منافع ہے، اس بیچ والے سیلز مین کے لیے لینا جائز ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چیز اگرچہ بروکر کی محنت و کوشش سے، مالک کی ڈیمانڈ سے زائد قیمت پر سیل ہوئی لیکن ڈیمانڈ سے زائد رقم بروکر کے لیے لینا جائز نہیں بلکہ مالک کو دینا ضروری ہے۔ بروکر صرف اپنی بروکری ہی لے سکتا ہے اور اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ ایسے کام کی بروکری کا جتنا وہاں عرف ہے، اس سے زائد نہ ہو۔ ہاں اگر چیز بکنے کے بعد مالک اجرت کے علاوہ کچھ رقم بروکر کو بطور انعام دینا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

چنانچہ درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: ”لو أعطى أحد مالا للدلال، وقال بعه اليوم بكذا قرشا فإن باعه الدلال بأزيد من ذلك فالفضل أيضا لصاحب المال؛ لأن هذا الفضل بدل مال ذلك الشخص، فكما أن ذلك المبدل كان ماله فالبدل يلزم أن يكون كذلك، وليس للدلال سوى أجرة الدلالة ۔۔۔ وحكم هذا الدلال كالأجير المشترك“ ترجمہ: اگر کسی نے بروکر کو مال دیا اور کہا آج کے دن میں اتنے

قرض کے بدلے بیچ دو، اگر بروکر نے اس سے زیادہ میں بیچ دیا تو اضافی رقم بھی مال کے مالک کی ہے کیونکہ یہ اضافہ اس شخص کے مال کا بدل ہے، جیسے مبدل اس کا مال تھا، بدل بھی اسی کا مال ہو گا اور بروکر کو صرف اس کی بروکری کی اجرت ملے گی۔۔۔اس دلال کا حکم اجیر مشترک کی طرح ہے۔(درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، ج01، المادۃ:578، ص662، دار الجیل)

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کمیشن لینے کے متعلق سوال ہوا کہ زید کے کارندہ نے عمرو سے وعدہ کیا کہ جائداد آپ کی زید سے بکوادوں گا مگر مجھے محنتانہ دیجئے گا، اس نے اقرار کیا، اور زید کو بھی اس کا حال معلوم ہے، کارندہ مذکور نے اس کی بیع میں بہت کوشش کی، چنانچہ بیع تمام ہوگئی، اور مشتری کو دھوکا بھی کچھ نہ دیا، یہ اُجرت جائز ہے یا ناجائز ہے؟

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی بائع کے لئے کوئی دوادوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا کہ یہ چیز اچھی ہے خرید لینی چاہئے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خریدلی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اُجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے محنت کرنے کی ہوتی ہے نہ بیٹھے بیٹھے، دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے مشورہ دینے کی۔۔۔ **اور اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہو گا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔**" (فتاوی رضویہ، ج19، ص452، 453، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم